یہ کتاب خاص حضرات شیعہ کیواسطے چھاپی گئی ہی لہذا اہل سنت و جماعت نہ دیکھیں اور نہ خریدیں

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

الحمد للہ اشتغال کہ درین ایام میمنت اشتمال بجواب کتاب آیات بینات
مصنفہ مہدی علیخان صاحب جلد ثانی ملقب برفع التحریفات و منع التلبیسات

از رشحات قلم ہدایت شیم یکی از حامیان ملت سید المسلمین علی العالمین
قاطع اعناق الجاحدین دام اللہ ظلہ علی افاضلہ بالنبی و آلہ المعصومین

در مطبع نامی مظہر العلوم و مجمع الحکم بسعی شیخ ظہیر حسین مطبوع گردید

اہل النار تھے اگر آپ اونکا ایمان کسی دلیل قطعی سے ثابت کر دیتی تو ہم بھی بخوشی خاطر اونکو امام اہل الجنة کہتے مگر یہ تو آپ سے نہو سکا اب آپ چاہتے ہین کہ اسی لفظ محتمل سی اونکا ایمان ثابت کرین ایسے طور سے کہ لفظ امام کا ظاہر امام اہل الجنة ہی نہ امام اہل النار پس معنی ظاہری چھوڑکر معنی تاویل کیطرف جانا جائز نہین ہی ہم اسکا جواب اسطرح پر دیتے ہین کہ اولاً لانسلم کہ یہی معنی ظاہری ہین بلکہ لفظ امام عام ہی اور عام کا اطلاق اوسکی ہر خاص پر ضمن جملہ افراد مین حقیقت ہی اور اسی سبب سی اگر کوئی شخص بجائی جاءنی زید کے جاءنی انسان کہی تو اوسکا استعمال حقیقت کہین گے نہ مجاز بنا اسکی اب دونو معنی برابر ٹھہری پس جب تم ایمان اونکا ثابت کروگے تمہاری معنی ٹھیک ہونگے اور ہمنے تو کفر اونکا دو ہزار دلیلون الفین سی ثابت کر دیا تو ہماری معنی بیشک ٹھیک ہین ثانیاً ہم علی التنزل کہتی ہین کہ مسلّمنا کہ ظاہر معنی وہی ہین جو آپ فرماتی ہین لیکن ہر جگہ ظاہر معنی لینی کی کیا ضرورت ہی تم ید اللہ کو کیون بمعنی ید قدرت اللہ لیتی ہو وجہ اللہ کو کیون بمعنی جہۃ اللہ لیتی ہو جنب اللہ کیون بمعنی جانب اللہ لیتی ہو عین اللہ کو کیون بمعنی حفظ اللہ لیتی ہو جاء ربک کو کیون بمعنی جاء امر ربک کہتے ہو من فی السماء کو کیون بمعنی من امرہ فی السماء کہتی ہو اگر فرمائی کہ یہان ضرورت تنزیہ الرحمان من النقصان داعی اسکی ہی کہ ظاہری معنی مراد نہون تو ہم کہینگے کہ ہمکو بھی ضرورت تنزیہ اخوان الشیطان من الایمان داعی اسکی ہی کہ ظاہری معنی مراد نہین لے سکتے اسلیئے کہ غصب خلافت اور غصب فدک وغیرہ نے اونکی کفر و نفاق کو ہمارے نزدیک ثابت کر دیا ہے پس یہی وجہ ہوئی کہ ہمنے لفظ امام سے امام اہل نار سمجھا نہ امام اہل الجنة

قال المخاطب المقتام ہداہ اللہ سبل السلام

دوسری دلیل یہ قول جو شان مین حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہما کے کہا گیا وہ امام جعفر صادق کا ہی اور امام موصوف تقیہ سے ممنوع تہی اونکو حکم تھا کہ وہ کسی سے خوف نکرین اور بلاخوف و خطر علوم اہلبیت کو منتشر کرین تو اونہون نی کس لئے تقیہ کیا اور کیون ایک دو ناصبی کی ڈر سی ایسی بڑی تعریف کے اور پھر جب وہ چلے گئے تو اسکی تاویل کر کے اپنے

اور حدیث کے مضمون کو اور کا اور بنا دیتی ہین چنانچہ ابو عمر وکشی نی امام جعفر صادق علیہ السلام کی
ایک حدیث کو اسی بارہ مین نقل کیا ہے وھو ھذہ ان الناس ولعوا بالکذب علینا
ان اللہ افترض علیہم لا یرید منہم غیرہ وانی احدث احدھم بالحدیث
فلا یخرج من عندی حتی یتاولہ علی غیر تاویلہ ذلک انہم لا یطلبون
بحدیثنا وبحبنا ما عند اللہ وانما یطلبون الدنیا یعنی لوگ ہمپر جہوٹ باندہنے مین بہت زیادتی کی ہی ہم جہوٹ
کے لگانیمین جو حدیث انسی کہتا ہون وہ میری پاس سی نکلنی نہین پاتی کہ وہ وہین اوسکی دوسری تاویل
خلاف کرنے لگتے ہین اور اوسکا سبب یہ ہے کہ وہ میری احادیث سے اوس چیز کے طالب
نہین جو خدا کے پاس سی بلکہ صرف دنیا کے طلبگار ہین پس جبکہ خود امام کی تصدیق سی ثابت ہوا
کہ اونکو پاس بیٹہنی والونکی یہ عادت تہی کہ وہین بیٹہے بیٹہے اونکی احادیث کی تاویل غلط کر دیا کرتی تہی تو ایسی
لوگونسی کیا بعید ہی کہ اونہون نی ایسی تاویل اس حدیث کی ہی کی ہو چوتہی دلیل اوس تاویل پر جو اس حدیث
کے الفاظ کی ہی اگر غور بحث کرین تو ہمکو معلوم ہو جاوی کہ وہ کسقدر مہمل اور غلط اور خلاف محاورہ
ہے اول تاویل لفظ امامان کی یہ کی ہی کہ اما اہل النار تو مضاف الیہ کو محذوف کر دیا ہے
لیکن موافق قاعدہ نحو کے حذف مضاف الیہ کا سوائی حالت تنوین یا بنا مضاف یا اضافت ثانیہ
کے جائز نہین اگر شک ہو تو رضی او شافیہ دیکہو دوسرے لفظ امام جب مطلق چہوڑا گیا تو اوس سے
وہی معنی جو اصلی ہین یعنی مدح اور صفت کی مراد لی جاوینگی اسلیئی کہ لفظ مطلق سی فرد کامل مراد
ہوتا ہی تو کیونکر اوس سی امام اہل النار مراد ہو سکتے ہین بخلاف آیہ ائمہ یدعون الی النار
کی کہ وہان یہ لفظ مقید ہی نہ مطلق دوسری تاویل قاسطون کی ہی غلط ہی اس لیئی کہ قرآن شریف
مین بمقابلہ مسلمون کے قاسطون وارد ہے بس یقین معنی کیواسطے قرینہ کا ہونا ضرور ہی کہ وہ
کہیں موجود ہی اور احادیث مین منقول بلکہ اشارہ طرف آیۂ کریمہ واقسطوا ان اللہ یحب المقسطین
کی ہی تیسری حق سی مراد نام علی مرتضی کا لینا خلاف عرف عام ہے اور تبادر اذہان اور معنی
ظاہری کی ہی بغیر دلیل ہونے ذکر مرتضوی کے حق سی ان کا نام مراد لینا حدیث کو چیستان ٹہرانا ہے

راگ بھاگ گایا ہوا موچی صاحب کا گانا کمال حیرت مین ڈالتا ہی کہ سوائے ضلال اور ضلال کی کس
امر پر محمول کیا جاوے اور چونکہ علمائے اعلام نے اس مقام کو بتوضیح تمام لکھا ہی اب ہمارا جی نہین
چاہتا کہ کچھ لکھین مگر بنظر اسکے کہ مومنین کو چندان زحمت رجوع طرف کتب دیگر کے نہو کچھ لکھے دیتے
ہین کہ فقرہ لاتخافون الا اللہ اگر دلالت اوپر حرمت تقیہ کے کرے تو قول خداوند تعم فلا تخشوا الناس واخشون
بھی دلالت اوپر حرمت تقیہ کے کریگا اسلیئے کہ مفاد دونو کا سوائے خدا کے کسی سے نہ ڈرنا ہے
پس یہ آیت ناسخ آیات تقیہ مثل الا ان تتقوا منہم تقاۃ اور الا من اکرہ و قلبہ مطمئن بالایمان
اور امثال انکے ہوگی لیکن کسی نے مفسرین سے احدہما کو ناسخ اور دوسرے کو منسوخ نہین کہا اس سے
ثابت ہوگیا کہ جو معنے موچی صاحب اور انکے اتباع سمجھے محض غلط ہین اور اگر کوئی شخص زبردستی
بحجت و دلیل مدعی نسخ ہو تو خصم اسکا مدعی اسکے عکس کا نسخ مین ہوسکتا ہی یعنے آیات تقیہ نے
آیہ لاتخشوا الناس کو منسوخ کردیا ہی اور حقیقت یہ ہی کہ نہ کوئی اسمین سے ناسخ ہی اور نہ منسوخ
ہی بلکہ اپنے اپنے مقام کے احکام ہین جہان خداوند تعم نے حکم اعلان دیا ہی وہان اعلان واجب
ہی اور سوائے خدا کے اس اعلان مین کسی سے نہ ڈرنا چاہیے اور حکم خدا کی تعمیل کرنا چاہیئے خواہ
جان جائے خواہ رہے اور جہان خداوند تعم نے حکم کتمان دیا ہی وہان کتمان اور پوشیدگی واجب
ہی اور اس کتمان مین بھی سوائے خدا کے کسی سے نہ ڈرنا چاہیے اور تعمیل حکم خدا کرنا چاہیے اور
ہرگز خوف اسکا نکرنا چاہیے کہ اعدا شماتت کرینگے اور ریودا اور بزدل لاگینگے بلکہ لایخافون لومۃ
لائم پر ایسے مقامات مین نظر رکھنا چاہیئے جیسا کہ جناب رسول کو جب حکم بہ کتمان دعوت
تھا بکتمان دعوت فرمائی اور جب حکم باعلان دعوت ہوا باعلان دعوت فرمائیے مثل حضرت
نوح کے ثم انی اعلنت لہم واسررت لہم اسرارا جہاں ان موقع و محل اعلان کا
تھا اعلان اور جہان موقع اخفا کا تھا اخفا کیا پس مقام اخفا و اعلان دونون مین لاتخشوا الناس
واخشون کی تعمیل حکم موجود ہی اور جس جگہ پر انسان بمقتضائے ولا تلقوا بایدیکم
الی التہلکہ ماموربتقیہ ہی وہان تقیہ کو خشیۃ اللہ سے خارج کرنا کمال نافہمی و ناواقفی ہی

ہان جو مقام تقیہ کا نہین جیسے جہاد مین وہان خوف ناس سے بھاگ کھڑے ہونا فقد باؤ بغضب من اللہ
سے نڈر نا کام حضرات ثلثہ کا ہی اب آیئے مانحن فیہ مین چونکہ دیگر ائمہ علیہم السلام کو بسبب غلبہ
متغلبین بنی امیہ و بنی عباس کے نشر علوم اہلبیت طاہرین کے بہت کم مہلت ملی بخلاف امامین ہمام
ابو جعفر الباقر و جعفر الصادق علیہما السلام کے کہ چونکہ امویہ و عباسیہ آپس مین نزاع مین تھے اور ائمہ
اہلبیت علیہم السلام کیطرف چندان متوجہ نہ تھے اسلیئے امامین علیہما السلام کو اسقدر حاجت تقیہ کی تھی
جیسے اور اماموں کو تھی بنا برین ان دونون بزرگوارون کو حکم نشر علوم دین ائمہ اہلبیت طاہرین ہوا چنانچہ
امام جعفر صادق علیہ السلام کے عہد مین چار سو کتابین جو اصول اربعمائۃ کہلاتے ہین تصنیف ہوئین
اور آنحضرت سے چار ہزار راویون نے روایت احادیث کی کہ کچھ اُنہین سے سنی بھی ہین اور نظر
بمصلحت وقت ممکن ہی کہ حضرت نے اُنکو جواب تقیہ دیا ہو اور ممکن ہی کہ بوجہ حاضر مجلس ہونے
کسی خارجی یا ناصبی کے کہ اس سے ضرر اپنا یا بعض شیعون کا متصور ہو آنحضرت نے اُسوقت کوئی
بات تقیۃً موافق مذہب اس خارجی اور ناصبی کے بیان فرمائی ہو اور وقت دیگر اسکے توضیح و تصریح
کی ہو اور چونکہ اسوقت خاص مین وہ حضرت محکوم من اللہ اُسیطرح کی کلام کے تھے لہذا اس امر کو
نہ مخالف لاتخافن الا اللہ کے کہسکتے ہین جیسا کہ ہمنے بیان کیا کہ تقیہ مقام تقیہ مین حکم خدا ہی پس
خلاف خوف خدا نہوگا بلکہ اُسکا خلاف البتہ موجب عدم خوف از خدا ہوگا اور نہ اسکو مخالف
نشر علوم دین آبائی کہسکتے ہین اسلیئے کہ بموجب قول آنحضرت کے التقیۃ دینی و دین آبائی احکام
تقیہ بھی اوقات تقیہ مین دین اہلبیت طاہرین سے ہین فقد سقط ما ہفا المخاطب بمقالتہ السخیفہ +
و اسکافہ النجس کالجیفہ + باقوالہ کابوالہ الکسیفہ و تفصیل المقام فی الحدیقۃ الشریفہ قولہ امام موصوف
تقیہ سے ممنوع تھے اقول لانسلم کہ ممنوع تھی اور جو عبارت صحیفہ منقول با خبار احاد غیر المعول علیہ
فی الاعتقاد بعد اسکے نقل کرتا ہی اسکی کسی لفظ کو دلالت اوپر منع از تقیہ بمقام تقیہ کے نہین
ہی قولہ تمام مخلوق کو فتویٰ دو اقول یہ اعم اس سے ہی کہ فتوی بتقیہ ہو یا بلا تقیہ لفظ افہم کو سیطرح
کی دلالت دلالات ثلثہ سے بلا تقیہ ہونے پر نہین ہی قولہ اور اُنسے باتین کر اقول یہ کسی

آلو کی باتین مین معنی حدیث الناس کی احادیث اپنی ابا و اجداد طاہرین کے بیان کرینگے کیون
نہین یہ بھی اعم تقیہ و غیر تقیہ سے ہی اور ہرگز حدیث کو دلالت اوپر غیر تقیہ کے نہین ہے قولہ اور کسی
سے سوا خدا کے نہ ڈرو اقول ممکن ہے کہ یہ امر محمول کیا جاوے اُس مقام پر جہان اعلان
ضروری ہے اور کتمان وہان جائز نہین ہے اور ممکن ہی کہ محمول ہو اسپر کہ مقام اعلان مین اعلان
اور مقام کتمان مین کتمان کر اور اس اعلان و کتمان مین سوا خدا کے کسی سے خوف نہ کر پس
بھی اعم ہوگا تقیہ اور غیر تقیہ سے جیسا کہ تو نے بیشتر جانا قولہ اور اپنے آبا و اجداد کی اعلام کو نشر
کرو اقول علوم اہلبیت اعم احکام تقیہ اور غیر تقیہ سے ہین مقام تقیہ مین تقیہ ہے اور مقام
غیر تقیہ مین بلا تقیہ ہے والتقیۃ دینی و دین آبائی اسپر شاہد ہے [illegible]
بلا تقیہ بیان کرنے کی کیا معنی قولہ اور اپنے آبا صالحین کی تصدیق کرو اقول آبا و اجداد
کے احکام تقیہ و بلا تقیہ دونو تھے پس اپنے اپنے مقام مین اگر دونو بیان نفرماتے تو تصدیق
انکی کیونکر ہوتی قولہ اسلئے کہ تم حرز و امان مین ہو اقول یعنی نشر علوم دین آبا مین [illegible]
امان مین ہو بخلاف دیگر ائمہ علیہم السلام کے کہ اونکو جور و ظلم متغلبین خلفا [illegible]
اکثر اوقات خانہ نشینی اور سکوت و صموت مین گزری اور نشر علوم آبائی نفرماسکے قولہ
اور تقیہ کرنے سے منع کردیے گئے تھے اقول محض کذب و دروغ ہے نہ مقام تقیہ
مین بھی تقیہ سے منع کر دیے گئے تھے ہان مقام غیر تقیہ مین البتہ تقیہ منع کر دیے گئے
تھے اور بہ نسبت اور اماموں کے آنکے لیے مقام غیر تقیہ زیادہ تھا اسلیے انتشار و نشر [illegible]
و نشر علوم اور اماموں سے زیادہ کیا اور سکوت و صموت کی نوبت [illegible] اس سے [illegible]
لازم نہین آتی کہ کبھی مقام تقیہ مین بھی تقیہ نہ کیا ہو قولہ اور لوگون کو دھوکا دینے سے [illegible]
یون کیون نہین فرماتے کہ اپنے کلام بلاغت نظام سے ملعونون کو اندھا کرتے تھے اور مومنین کو ہدایت فرماتے
تھے یضل بہ کثیرا و یھدی بہ کثیرا وما یضل بہ الا الفاسقین [illegible] قولہ کیسی مجہول
ہے اقول بیان تو امام نے ہجو ملیح آپکے شیخین کی کی ہے شیعون کے [illegible] ہان لعنت خان [illegible]

نے البتہ اسی ڈھنگ کی ہجو ملیح اپنے قصیدہ وہین کی ہی جہان کہا ہے بیت فعل گستاخ قلم سودہ بہ بیداں
ہمت چہ بہ کہ بگردانمش ورق یاران اور ہمیں یقین ہے کہ اسکو سنکے آپ بہت خوش ہونگے مگر دیکھی کسی شیعہ
کے سامنے اسکو نہ پڑھیے گا اسلیے کہ اسکا ڈر ہے کہ بگردانیدن نعل کہین آپکو نعل در آتش نہ کرے
ہمارے نزدیک جو آپکی بہتری کی بات تھی ہمنے کہدی آیندہ آپکو اختیار ہی قولہ تیسری دلیل اگر
کوئی شیعہ کہے اقول آپ تو دلیل ابطال تاویل کی بیان فرماتے ہین اسکو اس سوال سے جو آسی کہ اگر کوئی شیعہ
یون کہے تو ہم یون جواب دینگے کیا واسطہ ہے اس سوال وجواب کو ابطال تاویل مین کیا دخل ہے
وعدہ کچھ بیان کچھ خداوندا یہ دیوانون کی جھک یا مجنون کی بک ہے اس لغو بیانی پر اگر حضور کو لائق
سمجھین تو بہت بجا ہی اور درست ہی اور آپکے قامت زیبا پر جاکٹ و پتلون سی ہی بھی
زیادہ چسپان ہی قولہ جسے پیدا اقرار فضیلت شیخین کا ہو وہ اور یہ حجت ہی اقول خدا آپکی اور شیعون
سے امیدوار اقرار فضیلت شیخین ہین حضرت مخاطب خوش فہم سے کوئی پوچھے کہ اگر شیعون کا اقرار
کسی فضیلت کا ہوتا تو یعنی اماماں سے کے اماماں لاہل النار کیون کہتے تمہاری طرح اماماں لاہل الجنہ
کیون نہ کہتے اسمین شک نہین کہ اقرار العقلاء علی انفسھم حجت ہی مگر اقرار بھی تو ہو اگر فقط لفظ امان
کہنے سے اقرار فضیلت ہوجاتا ہی تو ہم آپسے پوچھتے ہین کہ اقرار فقط لفظ بدون لحاظ المعنے سے ہوتا
ہی یا لفظ مع المعنی سے صورت اولی مین فقط اقرار لفظ کا ہوا نہ معنی کا اور اقرار لفظ کو اقرار المعنی
لازم نہین اور فضیلت لازم اقرار المعنی ہے نہ اقرار اللفظ اسلیے کہ ہر لفظ بدون لحاظ المعنے مہمل
ہے اور لفظ مہمل سے کسی چیز کا اقرار نہین ہوتا اور در صورت ثانیہ یعنی لفظ مع لحاظ المعنی میں جب
قائل ان معنون کا اقرار ہی نہین کرتا بلکہ دوسرے معنے لیتا ہی جو مستلزم رذالت ہین تو آپ اسکو مقر فضیلت
کیونکر کہہ سکتے ہین مثلاً کوئی شخص آپکو کاریگر کہے اور اسکے دل مین یہ ہو کہ چونکہ آپ اتائی گری کرنے والے
ہین اسلیے مراد اسکی اتائیگی کا ریگر ہے تو آپ فرماینگے کہ تو نے اقرار ہماری فضیلت کا کیا اسلیے
کہ لفظ کاریگر سے کاریگر اتائیگی مراد لینا تاویل باطل ہے اور ہزارون جگہ لفظ کاریگر بولا جاتا ہے
اور کوئی اس سے چمار کے معنی نہین سمجھتا اور باعتبار قاعدہ نحوی کے بھی یہ تاویل باطل ہے کہ حذف